www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:12 ☆ تاریخ:5 جون تا 11 جون 2017ء بمطابق 10 رمضان تا 16 رمضان 1438ھ ☆ صفحات:8

ریاض میں منعقدہ اسلامی کانفرنس نے اسلام و مسلمانوں کو کیا دیا؟

آل سعود کے کمال اور خوبیاں بھی تو دیکھیں؟

تحریر: مجاهد فاروق

ہاں دوستو! کبھی سوچنا که آل سعود کی جتنی بھی خوبیاں ھیں، وہ اسلام کے دشمنوں کیلئے ھیں اور جتنی بھی سختیاں، جبر اور بُرا برتاؤ ھے، وہ مسلمانوں کیساتھ ھے، یه لوگ جس طرح کفار اور یهود کیساتھ دوستانه برتاؤ کرتے ھیں، اگر مسلمانوں کیساتھ بھی اسی طرح برتاؤ کریں تو سارے مسلمان آپس میں شیر و شکر ھو جائیں اور مسلمانوں کے سارے مسائل ھی حل ھو جائیں. کیا کھنے آل سعود کے که انکی منعقدہ کانفرنس نے تو امت مسلمه کا درد رکھنے والے ھر باشعور مسلمان کی نیندیں اڑا دی ھیں، لیکن عالم کفر کے سردار امریکه، اسرائیل اور حامی بغلیں بجارھے ھیں.

ناقدین کو کیا پتہ اور حاسدین کیا جانیں کہ ریاض کانفرنس کسے کہتے ہیں!؟ اس کانفرنس میں آل سعود نے مہمان نوازی کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ ہوایوں کہ اس کانفرنس کے موقع پر عزت مآب شاہ سلمان نے امریکی صدر کا بے مثل استقبال کیا، معزز مہمان کے گالوں کے بوسے لئے اور ان کی دلجوئی کے لئے ان کی بیوی کے ساتھ بھی گرمجوشی سے مصافحہ کیا، پھر بادشاہ سلامت نے مہمانوں کے ساتھ مل کر رقص بھی کیا، انہیں بہترین اور لذیذ کھانے بھی کھلائے اور عربی قہوہ بھی پلایا۔ اس کے علاوہ پچپن ممالک کے نمائندوں اور عالمی اسلامی فوج کے سربراہوں کے سامنے اپنے مشترکہ دشمن ایران کے خلاف زبردست تقریر کی۔ مسٹر ٹرمپ کی بیٹی کو اتنے انعام واکرام سے نوازا کہ اسے دس کروڑ ڈالر رقم دینے کا وعدہ کیا۔ آخر میں اپنے مہمان خصوصی کو بہترین اور قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا۔ دنیا میں کہاں ہے ایسی میزبانی اور فراخدلی کی مثال۔!؟

پس اگر آل سعود اسی فراخدلی کا مظاہرہ مسلمان مسالک کے ساتھ بھی کرتے تو آج صورتحال بالکل مختلف ہوتی۔ اگر ٹرمپ کو خوش کرنے کے لئے اسے بوسے دیئے جاسکتے ہیں تو مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے انہیں بھی ان کے نبیؐ کے روضہ شریف کے بوسے لینے کی اجازت ہونی چاہیے، عجیب بات ہے کہ ٹرمپ جیسے مشرک کو چومنا تو شرک نہیں اور اپنے نبیؐ کے تبرکات کو چومنا شرک ہے۔ یعنی ٹرمپ کے ساتھ اظہار عقیدت توحید ہے اور اللہ کے آخری نبیؐ کے ساتھ اظہار عقیدت شرک ہے۔ اگر ٹرمپ کا دل رکھنے کے لئے اس کی بیوی سے گرمجوشی سے مصافحہ کرنے والے سعودی حکام، اسی طرح ایرانی حکام کی بھی دعوت کرتے اور اسی گرمجوشی سے استقبال کرتے تو صورتحال کتنی مختلف ہوجاتی۔

اگر ٹرمپ کو خوش کرنے کے لئے رقص کرنے والے دیگر مسالک کے عرس ومیلاد کے پروگراموں میں ہونے والے رقص کو بھی برداشت کر لیتے تو مسلمان کتنے بھائی چارے سے رہتے، اگر ٹرمپ کی دعوت کے لئے انواع و اقسام کے کھانے تیار کرنے والے اولیائے کرام کے مزارات پر تقسیم کئے جانے والے کھانے پر قدغن نہ لگاتے تو مسلمانوں میں کتنا بھائی چارہ ہوتا، اگر ٹرمپ جی کو عربی قہوہ پلانے والے عید میلادالنبیؐ اور دیگر موقعوں پر لوگوں کو سبیلیں لگانے سے نہ روکتے تو مسلمانوں میں کس قدر بھائی چارہ پیدا ہو جاتا۔ اگر اسی طرح پچپن مسلمان ممالک کے نمائندوں کو بلا کر اور اسلامی فوج تشکیل دے کر ایک تقریر ایران کے بجائے اسرائیل کے خلاف کردی جاتی تو دہشت گردوں کی ماں ہی مر جاتی۔ اگر ٹرمپ کی بیٹی کو دس کروڑ ڈالر دینے کے بجائے یہی رقم مکے اور مدینے میں اسلام کے منہدم کئے ہوئے مقدس مقامات کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے لگانے کا اعلان کیا جاتا تو دنیا بھر کے مسلمان کس قدر خوش ہوجاتے۔

اگر یہ قیمتی تحائف اور اعزازات

1۔ انتہائی قیمتی اور نایاب قسم کا ہیرا

2۔ خالص سونے سے تیار کردہ گن، جس پر شاہ سلمان کی تصویر نقش ہے۔

3۔ 25 کلوگرام وزنی خالص سونے سے تیار کردہ تلوار، جس پر ہیرے اور دیگر نادر قسم کے پتھر اور جواہر نصب ہیں اور اس تلوار کی قیمت 200 ملین ڈالر ہے۔

4۔ سونے اور ہیروں سے تیار 25 گھڑیاں، ٹرمپ اور اسکے گھر والوں کیلئے، جن کی کل قیمت 200 ملین ڈالر ہے۔

5۔ ہیرے اور جواہرات سے سجے 150 سے زائد عبایہ۔

6۔ سعودی دارالحکومت ریاض میں واقع سب سے بڑی شاہراہ کا نام ڈونلڈ ٹرمپ سے منسوب کردیا گیا ہے اور اس شاہراہ کے شروع میں ٹرمپ کی شکل کا ایک مجسمہ رکھ دیا جائے گا۔

7۔ امریکہ میں واقع مشہور ''مجسمہ آزادی'' کا ایک چھوٹا سا ہم شکل، مگر یہ ہم شکل سونے، ہیرے اور جواہرات سے تیار شدہ ہے۔ جسے ایک خاص سعودی طیارے کے ذریع وائٹ ہاؤس منتقل کیا جائے گا۔

8۔ 800 ملین ڈالر کی قیمتی یاٹ (کشتی) جسکی لمبائی 125 میٹر ہے اور یہ یاٹ دنیا کی سب سے لمبی ذاتی یاٹ ہے، جس میں 80 کمرے اور 20 شاہی کمرے موجود ہیں اور ان کمروں کے بیشتر اجزاء سونے سے تیار کردہ ہیں، اس یاٹ کو امریکی بحریہ کے ذریعے امریکہ روانہ کیا جائے گا۔

جی ہاں اگر یہ مذکورہ بالا قیمتی تحائف اور اعزازات فلسطین اور کشمیر کے شہداء کی بیواؤں اور یتیموں کی نذر کردیئے جاتے تو عالم اسلام کی کتنی بھلائی ہو جاتی۔ ہاں دوستو! کبھی سوچنا کہ آل سعود کی جتنی بھی خوبیاں ہیں، وہ اسلام کے دشمنوں کیلئے ہیں اور جتنی بھی سختیاں، جبر اور بُرا برتاؤ ہے، وہ مسلمانوں کیساتھ ہے، یہ لوگ جس طرح کفار اور یہود کیساتھ دوستانہ برتاؤ کرتے ہیں، اگر مسلمانوں کیساتھ بھی اسی طرح برتاؤ کریں تو سارے مسلمان آپس میں شیر وشکر ہو جائیں اور مسلمانوں کے سارے مسائل ہی حل ہو جائیں۔ کیا کہنے آل سعود کے کہ انکی منعقدہ کانفرنس نے تو امت مسلمہ کا درد رکھنے والے ہر باشعور مسلمان کی نیندیں اڑا دی ہیں، لیکن عالم کفر کے سردار امریکہ، اسرائیل اور حامی بغلیں بجارہے ہیں۔

ٹرمپ کا پہلا غیر ملکی دورہ

پس پردہ حقائق

مسلمانان عالم کے سیاسی فیصلے سعودی عرب کی بادشاہت نہیں کرتی اور نہ ہی اسے دنیائے اسلام کے سیاسی فیصلوں کا کسی نے اختیار دیا ہے۔ سعودی بادشاہت نے جس طرح مکہ و مدینہ کے مقدس مقامات پر تسلط جمایا ہے، یہ بھی دنیائے اسلام کو معلوم ہے اور یہ جس مسلک محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات و تشریحات یعنی وہابیت کی پیروکار ہے، دنیائے اسلام کی اکثریت اس سے بھی نالاں ہے۔

تحریر: عرفان علی

ڈونالڈ ٹرمپ نے امریکی صدر کی حیثیت سے پہلے 100 دن گذارنے کے بعد اپنے پہلے غیر ملکی دورے کے لئے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ سعودی عرب کا انتخاب کیا۔ انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے ساتھ ہی مقبوضہ فلسطین پر قائم جعلی ریاست اسرائیل اور اس کے بعد ویٹیکن سٹی روم میں کیتھولک مسیحیوں کے پیشوا پوپ فرانسس سے ملاقات کو بھی پہلے غیر ملکی دورے کی سیریز میں دوسرے اور تیسرے نمبر پر شامل رکھا۔ اس انتخاب کا مقصد واضح تھا کہ دنیائے اسلام و یہودیت و مسیحیت کو گمراہ کیا جاسکے۔ درحقیقت وہ دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ وہ تو اسلام، یہودیت اور مسیحیت کو انتہاء پسندی و دہشت گردی کے خلاف یکجا کرنا چاہتے ہیں۔ اس دورے کے اہداف کے بارے میں 4 مئی 2017ء کو امریکہ کے قومی یوم دعا کے دن وائٹ ہاؤس میں خارجہ امور کی کوریج کرنے والے رپورٹرز اور کالم نویسوں کو آف دی ریکارڈ بریفنگ بھی دی گئی تھی۔ ٹرمپ اپنا یہ امیج پیش کرنا چاہتے تھے کہ وہ مسلمانوں، یہودیوں اور مسیحی پیشوا کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔ دعوے کی حد تک کوئی اسے قبول کرلے تو آزاد ہے، لیکن درحقیقت ایسا ہرگز نہیں کہ ٹرمپ نے دنیائے اسلام اور یہودیت کے اصل دینی مراکز سے تاحال باہمی تعامل کی کوئی صورت نکالی ہو۔

جہاں تک پوپ فرانسس یا ویٹکن سٹی کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ وہ کیتھولک مسیحیوں کا مذہبی مرکز ہیں، کیونکہ مسیحی دین و سیاست کی جدائی کے قائل ہو چکے ہیں۔ ٹرمپ خود مسیحی سیاستدان ہیں۔ لیکن دنیائے اسلام کے بارے میں امریکی بھی یہ حقیقت جانتے ہیں اور سیموئل ہنٹنگ ٹن نے تمدنوں کے تصادم نامی تصنیف میں بھی تحریر کر دیا تھا کہ دنیائے اسلام کی کوئی مرکزی ریاست نہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ مسلمانان عالم کے سیاسی فیصلے سعودی عرب کی بادشاہت نہیں کرتی اور نہ ہی اسے دنیائے اسلام کے سیاسی فیصلوں کا کسی نے اختیار دیا ہے۔ سعودی بادشاہت نے جس طرح مکہ و مدینہ کے مقدس مقامات پر تسلط جمایا ہے، یہ بھی دنیائے اسلام کو معلوم ہے اور یہ جس مسلک محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات و تشریحات یعنی وہابیت کی پیروکار ہے، دنیائے اسلام کی اکثریت اس سے بھی نالاں ہے۔ سعودی بادشاہت کو اسلام و مسلمین کا ٹھیکہ برطانوی و امریکی سامراج نے ہی دے رکھا ہے، لیکن سعودی حکمران خاندان کو دنیائے اسلام کی طرف سے ایسا کوئی مینڈیٹ حاصل نہیں کہ وہ امت مسلمہ کی جانب سے کوئی فیصلہ سنا سکے۔

قصہ مختصر یہ کہ وہابیت بھی دین و سیاست کی جدائی کی قائل ہے، حالانکہ دین کے نام پر منفی سیاست سے یہ کبھی باز نہیں آئی۔ رہ گئی نسل پرست دہشت گرد جعلی ریاست اسرائیل، اس کا یہودیت نامی مذہب سے نہیں بلکہ یہودیت بعنوان نسل تعلق ہے جو کہ اسکا سیکولر سیاسی نظریہ ہے اور جسے عرف عام میں صہیونیت کہا جاتا ہے۔ ادیان ابراہیمی یا آسمانی مذاہب کے عنوان سے معروف اسلام، و مسیحیت و یہودیت انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے بنی نوع انسان تک پہنچے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ اس میں آل سعود، نیتن یاہو اور ٹرمپ جیسے انسانیت دشمن حکمرانوں سے مفاہمت کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی۔ لہذا امر واقعہ یہ ہے کہ ٹرمپ نے دنیا اور امریکی عوام کو دھوکہ دیا ہے کہ وہ اسلام، یہودیت و مسیحیت کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ٹرمپ کو سعودی بادشاہ کی جانب سے دورہ سعودی عرب کی دعوت ملی تھی۔ ان کے صدر منتخب ہونے کے بعد سعودی حکومت نے ان کے یہودی داماد جارید کشنر اور دیگر سے رابطے کر کے خیر سگالی کے پیغامات بھجوائے تھے۔ اسی طرح فلسطین پر ناجائز قبضہ کرنے والی جعلی ریاست صہیونی اسرائیل کے صدر ریودین ریولن اور وزیراعظم نیتن یاہو نے دی تھی۔

چار مئی 2017ء کی بریفنگ میں صحافیوں کو بتایا گیا کہ سعودی بادشاہت کے تزویراتی خدشات و مشکلات کو برطرف کرنا دورہ سعودی عرب کا اصل مقصد تھا۔ ٹرمپ کے مشیروں نے بتایا کہ یہ تاثر کسی طور درست نہیں کہ ٹرمپ کو امریکہ کے اتحادیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ مشیروں کے مطابق ٹرمپ اتحادیوں کے حوالے سے مضبوط موقف رکھتے ہیں، البتہ ان کی ترجیح ملٹی نیشنل فورمز ہیں جیسے نیٹو، گروپ 7 وغیرہ۔ البتہ ملٹی نیشنل فورمز کو بھی اس صورت میں فوقیت دیں گے، جب وہ امریکی مفاد میں ہوں اور جب امریکی مفاد میں نہ ہوں تو پھر وہ امریکہ کی جانب سے تعاون کے لئے شرائط پیش کریں گے۔ اس زاویے سے دیکھیں تو ٹرمپ کے غیر ملکی دورے اور خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ وہ امریکہ کے تزویراتی اعتماد و اطمینان کو عالمی سطح پر پہلے سے زیادہ موثر طریقے سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ انکی اپروچ یہ ہے کہ ذاتی سفارتکاری کا استعمال زیادہ کریں، تاکہ عالمی رہنماؤں سے ذاتی تعلقات قائم کرلیں۔ انہوں نے یہ حکمت عملی بھی بنالی ہے کہ اتحادیوں کے ذریعے امریکی مفاد حاصل نہ ہوں تو دشمنوں سے بھی تعامل کر لیا جائے، بشرطیکہ اس سے امریکی مفاد کو تحفظ حاصل ہو۔ ساتھ ہی وہ پرانی پالیسیوں کو ترک کر کے نئی پالیسیوں کو متعارف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ بھرپور منصوبہ بندی کے ساتھ میدان میں وارد ہونا چاہتے ہیں، لیکن حقائق کی تبدیلی کے ساتھ ایڈجسٹ ہونا بھی جانتے ہیں۔

جیسا کہ ذکر ہوا کہ سعودی بادشاہت نے ٹرمپ کو ان کے یہودی داماد کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ وہ ریڈیکل ازم سے لڑائی کے لئے متحد ہیں۔ ساتھ ہی وہ ایک مضبوط جمہوری اسلامی ایران سے پریشان بھی۔ ٹرمپ اور ان عرب رہنماؤں کے مابین مختلف ایشوز پر ہم آہنگی بھی تھی۔ اس لئے ٹرمپ نے ماضی کی امریکی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ سعودی عرب سمیت ان عرب حکمرانوں کو یقین دلایا جائے کہ امریکہ ان کے ساتھ ہے۔ امریکہ عدم رواداری اور نظریاتی انتہاپسندی کے خلاف لڑائی کے لئے ان عربوں کے ساتھ طویل المدت اتحاد کے لئے آمادہ ہے، دہشت گردوں کو پیسوں کی فراہمی کے عمل کو روکنے اور ایران کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے، لیکن اس کے لئے مالی بوجھ عرب حکمرانوں کو ہی برداشت کرنا ہوگا۔ البتہ دکھانے کی حد تک داعش نامی تکفیری گروہ کو شکست دینا امریکہ و عرب اتحاد کا اعلانیہ ہدف رکھا جائے گا جبکہ داعش و دیگر تکفیری جماعتوں کو بنانے میں امریکہ، اسرائیل اور کچھ مسلمان ممالک کی حکومتیں ہی ذمہ دار ہیں۔۔ صحافیوں کو محسوس ہوا کہ واضح طور پر امریکی حکومت کا جھکاؤ سعودی عرب کی طرف ہو رہا ہے تو اس پر ٹرمپ کے مشیروں نے بہانہ بنایا کہ دیکھیں ایران حزب اللہ لبنان اور یمن میں حوثیوں کی مدد کر رہا ہے۔ ان مشیروں سے کسی نے یہ نہ پوچھا کہ فلسطین کے سارے سنی مقاومتی گروہوں کو بھی ایران ہی مدد فراہم کرتا آیا ہے اور اب بھی کر رہا ہے تو ایران اور اس کے اتحادی کس طرح فرقہ پرست قرار دے جاسکتے ہیں۔؟

یہ سوال تو کوئی نہ کر سکا، البتہ ٹرمپ کے مشیروں نے صحافیوں کو ایران کے بارے میں سب سے زیادہ اہم نکتہ یہ بیان کیا کہ ٹرمپ سرکار ایران کے رویے کے بارے میں اپنے عدم اطمینان کو الفاظ نہیں بلکہ ایکشن کے ذریعے ظاہر کرے گی۔ لیکن اگر ایران اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہے تو فون اٹھائے اور امریکی حکمران کو کال کرے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ ٹرمپ نے ماضی کے امریکی صدور کی نقالی کرتے ہوئے پھر ایک اور فوٹو سیشن سربراہی اجلاس منعقد کیا، جس میں سوائے سعودی عرب اور ٹرمپ کے کوئی تیسرا رہنما دنیا کے سامنے ظاہر نہ ہو پایا، بلکہ ایٹمی اسلحے سے لیس دنیا کے واحد مسلمان ملک پاکستان کے وزیراعظم کو نہ تو تقریر کا موقع دیا گیا، نہ کوئی سائیڈ لائن ملاقات اور نہ ہی دہشت گردی کے نتیجے میں ستر ہزار انسانوں اور 120 بلین ڈالر کا مالی نقصان برداشت کرنے پر ہمدردی کے دو بول بولے گئے۔ نہ ہی کسی قسم کا خراج تحسین پیش کیا گیا۔ لبنان والے الگ شور مچا رہے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی نواز شریف جیسا سلوک روا رکھا گیا۔ ٹرمپ اور سعودی عرب نے تو خوب خرید و فروخت کے ریکارڈ قائم کئے۔ مہنگے تحفوں سے ٹرمپ کو سلامی دی گئی۔ اعلی ترین سول اعزاز بھی دے دیا گیا۔ لیکن عرب، اسلامی، امریکی اتحاد کے دیگر فریقوں کو کھانے پینے، رہائش اور فوٹو سیشن میں اٹھک بیٹھک کے علاوہ کیا حاصل ہوا؟ ٹرمپ کا یہ پہلا غیر ملکی شو جو ریاض میں منعقد ہوا، اس کی ناکامی کا چرچا تو اتحادی ممالک کے ذرائع ابلاغ نے کر دیا ہے اور کیا لکھا جائے۔

ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اسلام و دیگر ادیان کیخلاف نام نہاد اتحاد کو بے نقاب و شکست دینے کیلئے اپنے صفوں میں بھائی کو ترویج دیں تاکہ اسلام کی حقیقی روح باقی رہے۔ (بشکریہ اسلام ٹائمز)

ٹرانپ خاندا ن کی خواتین سعودی میں نیم عریان اور ویٹی کن میں پردہ دار؟

ڈونلڈ ٹرامپ نے آل سعود کی کو عالم اسلام میں رسوا کر دیا

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، اس کی بیوی، بیٹی اور داماد نے سعودی عرب کے بادشاہ شاہ سلمان اور اس کے خاندان کو عالم اسلام میں بری طرح رسوا کرتے ہوئے اسلامی روایات کا کوئی پاس ولحاظ نہیں کیا جبکہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی بیوی اور بیٹی نے ویٹی کن کی تمام روایات کو ملحوظ رکھا اور پوپ فرانسیس کے سامنے سر کا پردہ بھی کر رکھا تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سعودی عرب اور اسرائیل کے دورے کے بعد ویٹیکن بھی گئے، اس موقع پر ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ ملانیا اور بیٹی ایوانکا بھی تھیں، امریکی صدر کے گھر کی خواتین نے سعودی روایات کے برعکس بغیر سر ڈھانپے نظر آئیں اور سعودی حکمرانوں کو ان کے لباس پر کوئی اعتراض نہیں تھا بلکہ وہ انہیں نیم عریاں دیکھ کر نظارہ کرتے رہے لیکن یہی خواتین کیتھولک عیسائیوں کے مرکز ویٹی کن پہنچیں تو ان کے انداز ہی بدل گئے۔ دورہ ویٹی کن کے دوران میلانیا ٹرمپ اور ایوانکا روایت کی پابندی کرتے نظر آئیں، پورا ٹرمپ خاندان سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس تھا جبکہ ٹرمپ کی اہلیہ اور ان کی صاحبزادی نے ویٹی کن کی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے سر بھی جزوی طور پر ڈھانپ رکھے تھے۔ پوپ فرانس سے ملاقات کے وقت بھی دونوں خواتین نے اپنا سر جزوی طور پر اسکارف یا 'مینٹیلا' سے ڈھانپ رکھا تھا۔ یہی نہیں اس موقع پر ملانیہ نے پوپ فرانس سے درخواست کی کہ وہ انہیں روزیری مالا سے نوازیں۔ ادھر سعودی عرب کے بادشاہ اور شیخوں کا حال دیکھیں کہ خادم الحرمین کا دعوی کرنے کے باوجود سر برہنہ اور نامحرم عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملائے اور اس طرح سعودیہ کے بادشاہ نے حرم پاک کے تقدس کو پامال کیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایک تاجر آدمی ہیں اور انھوں نے سعودی عرب کے دورے سے قبل سعودی عرب کو دھمکی آمیز پیغامات ارسال کئے کہ اگر سعودی عرب امریکہ کو مزید ٹیکس اور تاوان ادا نہیں کرتا تو امریکہ سعودی عرب کی حفاظت کا ٹھیکہ نہیں اٹھائے گا امریکہ اسی صورت میں سعودی عرب کی حفاظت کریگا جب سعودی عرب امریکہ کو بھرپور ٹیکس اور تاوان ادا کرے کیونکہ امریکہ کو اس سے قبل سعودی عرب کی حفاظت پر کافی رقم خرچ کرنا پڑی ہے لہذا سعودی عرب کو اپنی حفاظت کی پوری رقم ادا کرنی چاہیے۔ ذرائع کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دھمکیاں کارگر ثابت ہوئیں اور سعودی عرب کو فرسودہ ہتھیاروں کی فروخت کے بہانے سے امریکی صدر نے اپنے ہدف کو پورا کر لیا ہے اور امریکی صدر نے سعودی عرب کے نالائق اور بے شعور حکمرانوں کے ساتھ 4 کھرب اور 80 ارب ڈالر کے معاہدے کر کے اپنا ہدف پورا کر لیا۔ اور ٹرمپ نے ریاض میں امریکی، عربی اور اسلامی اجلاس میں ایران کے خلاف بیان دیکر سعودی حکام کو کچھ عرصہ کے لئے خوش بھی کر دیا۔ ذرائع کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے درحقیقت سعودی عرب کے بادشاہ اور خادم الحرمین کی اوقات عالم اسلام کے سامنے عملی طور پر پیش کر کے سعودی عرب کے بادشاہ کو عالم اسلام میں ذلیل اور رسوا کر دیا ہے۔

> سعودی عرب کے بادشاہ و شیخوں کا حال دیکھیں کہ خادم الحرمین کا دعوی کرنے کے باوجود سربرہنہ اور نامحرم عورتوں کے ساتھ ہاتھ ملائے اور اس طرح سعودیہ کے بادشاہ نے حرم پاک کے تقدس کو پامال کیا۔

رہبر معظم

بعض اسلامی معاشروں پر نالائق افراد حکومت کررہے ہیں

ماہ مبارک رمضان کی آمد پر، حسینیہ امام خمینی (رح) میں محفل قرآن کا انعقاد

رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ قرآن کریم سے مانوس ہوکر انسانوں کو انہیں درپیش سوالات کا صحیح جواب ملے گا اور جو معاشرہ اقتدار کی جانب آگے بڑھتا ہے، تعلقات اور برتاؤ، موقف، دوستی اور دشمنی اور دنیاوی مسائل کے ردعمل کے بارے میں اسے ہزاروں سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان تمام سوالات کا جاوب قرآن کریم میں موجود ہے۔ آج کے انسان کی بدبختی اور گمراہی کو ان سوالات کے غلط اور منحرف جوابات کا نتیجہ ہے جبکہ خدا نے انسانوں کو تعلقات، محبت اور بھائی چارے کے لئے خلق کیا ہے تاہم آج کی دنیا کے ہر کونے میں جنگ، بدامنی، خوف اور گمراہی چھائی ہوئی ہے۔ ان مشکلات سے نجات قرآنی ہدایت کے ذریعے ممکن ہے۔

تہران/ بہار قرآن، ماہ مبارک رمضان کے پہلے دن کی مناسبت سے رہبر معظم انقلاب نے تین گھنٹے تک محفل قرآن کریم کی میزبانی کی۔ رہبر انقلاب اسلامی نے اسلامی جمہوریہ ایران کے عظیم باغ میں قرآنی پھولوں کے نکھرنے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کے دانے اس سرزمین پر چھڑکے جا چکے ہیں اور آج، مجموعی طور پر ملک کا ماحول قرآن سے آشنا ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں بچے اور نوجوان قرآن سے مانوس ہیں، حالانکہ دور طاغوت (شاہی حکومت) میں مجموعی طور پر ملک کا ماحول قرآن سے دور تھا۔ آپ نے قرآنی تحریک میں محسوس کی جانے والی ترقی کو انقلاب اور نظام اسلامی کی ہنرمندی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس ترقی کے باوجود، ہم ابھی راستے کی ابتدا پر کھڑے ہیں اور قرآنی نشستوں کو عوام کی ذہنیت کو قرآن سے مانوس اور قرآنی کرنے کا مقدمہ ہونا چاہئے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ قرآن کریم سے مانوس ہوکر انسانوں کو انہیں درپیش سوالات کا صحیح جواب ملے گا اور جو معاشرہ اقتدار کی جانب آگے بڑھتا ہے، تعلقات اور برتاؤ، موقف، دوستی اور دشمنی اور دنیاوی مسائل کے ردعمل کے بارے میں اسے ہزاروں سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان تمام سوالات کا جاوب قرآن کریم میں موجود ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے آج کے انسان کی بدبختی اور گمراہی کو ان سوالات کے غلط اور منحرف جوابات کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا نے انسانوں کو تعلقات، محبت اور بھائی چارے کے لئے خلق کیا ہے تاہم آج کی دنیا کے ہر کونے میں جنگ، بدامنی، خوف اور گمراہی چھائی ہوئی ہے۔ آپ نے ان مشکلات سے نجات کو قرآنی ہدایت کے ذریعے ممکن قرار دیا۔ قائد انقلاب اسلامی نے اسلامی معاشروں کی صورتحال پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ آج یہ معاشرے دیگر (غیر الٰہی) معاشروں کی طرح مشکلات سے دوچار ہیں اور سعودی حکام کی طرح، اسلامی معاشروں کا انتظام نالائق افراد کے ہاتھوں میں ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے موجودہ صورتحال کو ایمان اور قرآنی حقیقتوں سے دوری کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ افراد بظاہر تو قرآن پر عقیدہ رکھتے ہیں اور دسیوں لاکھ قرآن کریم کے نسخے بھی شایع کرتے ہیں لیکن عمل کرتے وقت قرآن کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں، کافروں سے مانوس ہیں اور وہ اموال جو اپنے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہونا چاہئے، کافروں اور عوام کے دشمنوں کو پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اس موقع پر بعض رجعت پسند ممالک کی اس فکر کو خیال خام قرار دیا کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ رقومات دیکر دشمنان اسلام کی گہری دوستی حاصل کی جاسکتی ہے۔ قائد انقلاب نے فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ (اس دوستی میں) کوئی گہرائی نہیں ہے بلکہ جس طرح سے خود امریکی ذکر کرچکے ہیں کہ وہ انہیں دوہیں گے اور آخرکار انہیں ذبح کرڈالیں گے۔ رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے یمن اور بحرین میں دین مخالف حرکتوں اور قرآنی وعدے کے تحت باطل کی نابودی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ مسلمانوں کے خلاف ایسی حرکتیں کررہے ہیں، باطل کے محاذ میں ہیں اور بلاشک باطل زوال سے دوچار ہوگا اور سقوط کرے گا۔ البتہ اس کی نابودی کا وقت مومنین کے طرز عمل سے وابستہ ہے۔ چنانچہ اگر مومن معاشرے نے صحیح طریقے سے عمل کیا، تو باطل کی نابودی کی رفتار تیز ہوجائے گی۔ آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ مستقبل اسلام، قرآن اور باایمان نوجوانوں سے تعلق رکھتا ہے اور خدا نے وعدہ کیا ہے کہ مستقبل باایمان اور اس کی راہ میں مجاہدت کرنے والے افراد سے متعلق ہے تاہم حتی اگر یہ الٰہی وعدہ کیا بھی نہ جاتا تب بھی چار دہائیوں پر مشتمل ملت ایران کے تجربات اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ یہ پیشن گوئی صحیح اور عقلانیت پر مبنی ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے انقلاب سے قبل امریکہ سے پہلوی حکومت کے گہرے تعلقات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک میں ایک ایسی حکومت برسرکار تھی جسے امریکی کھل کر خلیج فارس کے علاقے میں اپنی پولیس کہتے تھے تاہم اس حکومت کو عالمی حمایت حاصل ہونے کے باوجود ملت ایران نے ایمانی طاقت اور مجاہدت اور ایثار کے ذریعے اس حکومت کو گرادیا اور اسلامی جمہوریہ نظام کو اس کی جگہ پر لے آئی۔ وہ حکومت جو سامراجی طاقتوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ رہبر انقلاب اسلامی نے اس گرانقدر تجربے کو حق کے محاذ کی کامیابی کا کھلا ثبوت قرار دیتے ہوئے قرآن کریم کی اس آیت کی جانب اشارہ کیا کہ جس میں کہا گیا ہے کہا "اگر ایمان رکھو گے تو تمہیں برتری حاصل ہوگی"۔ آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ ایمان کی راہ میں طاقتور اور ثابت قدم ہونے اور ڈٹ جانے کی ضرورت ہے اور اسی لئے میں زور دیکر کہتا ہوں کہ اسلامی قوانین کو بیان کرنے میں، عوام اور منتظمین کو واضح الفاظ کا استعمال کرنا چاہئے۔ آپ نے عالمی تعلقات بحال کرنے کی مکمل تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ بین الاقوامی تعلقات، اور اصول اور بنیادوں کی واضح الفاظ میں تشریح کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میدان عمل میں اتر کر خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ قائد انقلاب اسلامی نے ملت ایران کے تجربوں اور مسلط کردہ جنگ میں کامیابی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری ملت نے خالی ہاتھوں سے مسلط کردہ جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے فرمایا کہ سیاسی اور بین الاقوامی مسائل میں ناتجربہ کار ہونے کے باوجود ملت ایران نے دشمنوں کی سازشوں پر پانی پھیر دیا اور گذشتہ چالیس سال سے ایک ایسی طاقتور دنیاوی طاقت کے سامنے ڈٹی ہوئی ہے جو ہر طرف سے اس کی جانب شمشیر تانے کھڑی ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ ان تجربوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مستحکم، باعزت اور کامیاب ترقی کا راستہ، قرآن کریم سے رابطے کے ذریعے ممکن ہے۔ آپ نے اس موقع پر قرآن کریم کے سلسلے کی نشستوں اور تعلیمات میں اضافے اور معنی اور مفہوم کے ساتھ قرآن کی تلاوت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ تلاوت قرآن میں، اتار چڑھاؤ اور لحن کو اس طرح ہونا چاہئے کہ ان آیات کے معنی و مفہوم، پورے طور سے سننے والے تک منتقل ہوجائیں، لہٰذا زیادہ سے زیادہ قرآن سے مانوس ہونے اور قرآن کی زبان کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس نورانی محفل میں، قاریان قرآن حامد علی زادہ، احمد رضا لطفی، رضا محمد پور، سید محمد حسینی پور، وحید نظریان، حسن عبدی، حمزہ عودہ زادہ، مہدی عادلی، حامد سلطانی، محمد جواد پناہی اور محمد رضا ستودہ نیا سمیت مشکات، سبیل الرشاد اور محمد رسول اللہ قرآن اور توشیح کے گروہوں نے قرآن کریم کی آیتوں کی تلاوت کی اور توشیح اور مناجات کے بہترین نمونے پیش کئے۔ نماز مغرب و عشاء بھی رہبر انقلاب اسلامی کی امامت میں پڑھی گئی۔

ڈونلڈ ٹرمپ، مشرق وسطیٰ کا حالیہ دورہ اور فلسطین

تحریر: ثاقب اکبر

ریاض میں اپنی دو روزہ مصروفیات کے اختتام پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اسرائیل پہنچے۔ یہ جدید تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ امریکی راہنما سعودی عرب سے براہ راست اسرائیل گئے، جو اس امر کا اظہار ہے کہ اب سعودی عرب کو کھلے بندوں اس امر پر کوئی اعتراض نہیں کہ امریکہ اسرائیل کے ساتھ کیسے اور کس سطح کے تعلقات رکھتا ہے۔ یہ بات نہایت اہم ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ان دنوں میں سعودی عرب اور اسرائیل کا دورہ کیا، جب صہیونی ریاست کے قیام کو 69 برس پورے ہوئے اور ان دنوں اسرائیل میں اس ریاست کی سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ 1947ء اور 1948ء میں جب فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے نکالا گیا اور اسرائیل نام کی ایک نئی ریاست سرزمین فلسطین پر مسلط کی گئی تو اس وقت 24 لاکھ فلسطینی اس سرزمین پر بستے تھے اور ان کی چھوٹی بڑی بستیوں کی تعداد 1300 کے قریب تھی۔ اسرائیل کے قیام کے لئے انہیں بزور طاقت گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ 15 مئی 1948ء کو شمالی فلسطین کی 774 بستیوں اور دیہاتوں پر غاصب صہیونیوں نے برطانیہ کے ایماء پر قبضہ کر لیا۔ 531 شہروں اور قصبوں کا نام و نشان مٹا دیا گیا۔ اس دوران میں 70 مرتبہ فلسطینیوں کا اجتماعی قتل کیا گیا اور اس زمانے میں تقریباً 15000 فلسطینی لقمہ اجل بن گئے۔

1948ء سے آج تک فلسطین کے اندر اور باہر فلسطینیوں کی ایک بڑی تعداد مہاجر کیمپوں میں یا ہجرت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ اس وقت ان مہاجرین کی تعداد ایک کروڑ چوبیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ ان میں سے 28.7 فیصد فلسطینی اردن کے 58 کیمپوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔ شام میں فلسطینیوں کے 9 کیمپ ہیں۔ لبنان میں 12 فلسطینی کیمپ ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں 19 اور غزہ کی پٹی میں 8 پناہ گزین کیمپ موجود ہیں۔ ایسے میں جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اسرائیل پہنچے تو انہوں نے اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کے ساتھ ایک پریس کانفرنس میں ایسی بات کہہ دی، جو گذشتہ کئی دہائیوں سے امریکی موقف سے مختلف تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان تنازعہ کے خاتمے اور خطے میں امن کے لئے ”دو ریاستی حل“ کے ساتھ ساتھ ”ایک ریاستی حل“ پر بھی غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق مبصرین امریکی صدر کے اس بیان کو واشنگٹن کی عشروں پرانی پالیسی سے انحراف قرار دے رہے ہیں۔ خود فلسطین کی جانب سے بھی اس پر شدید ردعمل سامنے آیا ہے اور فلسطینیوں نے کہا ہے کہ شاید امریکہ ان کی ریاست کے قیام میں حمایت سے دستبردار ہو رہا ہے۔ بی بی سی نے مزید لکھا ہے کہ دو ریاستی حل مشرق وسطیٰ میں امن کا وہ ممکنہ فریم ورک ہے، جس پر عرب لیگ، یورپی یونین، روس اور اوباما دور تک امریکہ سمیت دنیا بھر کے بیشتر رہنما اتفاق کرتے رہے ہیں۔ اس فریم ورک کے تحت 1967ء میں عرب اسرائیل جنگ سے قبل کی اسرائیلی حدود کے مطابق غرب اردن، غزہ پٹی اور مشرقی یروشلم میں ایک آزاد فلسطینی ریاست کا قیام ہے۔ اقوام متحدہ کی مختلف قراردادوں میں اس فریم ورک کی تائید کی گئی ہے۔

اگرچہ یورپی یونین اور امریکہ کا دو ریاستی نظریہ بھی ایک فریب اور منافقت کے سوا کچھ نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ اس نظریئے کو ماننے والے فلسطینیوں کو آج تک کچھ نہیں مل سکا، لیکن ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک معمولی سا پردہ جو چہروں پر پڑا تھا، وہ بھی چاک کر دیا۔ وہ گویا یہ کہہ رہے تھے کہ فلسطین نام کی کسی ریاست کی ضرورت نہیں۔ اب جسے اس علاقے میں رہنا ہے، اسے اسرائیل ہی میں بسنا ہے۔ اسرائیل کے علاوہ اس خطے میں کوئی اور ریاست نہیں ہوگی۔ یہ وہی بات ہے کہ جو صہیونیوں اور قابض ریاست کے ذمہ داروں کے دل کی آواز ہے۔ چنانچہ اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو 1967ء کی سرحدوں کے مطابق مذاکرات کو مسترد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 1967ء کے بعد بہت کچھ تبدیل ہو چکا ہے، جیسے کہ پانچ لاکھ یہودی مشرقی یروشلم سمیت مغربی کنارے میں دو سو بستیوں میں رہائش پذیر ہیں، اگرچہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق یہ بستیاں غیر قانونی ہیں۔

ریاض میں ہونے والے جس اجلاس کو عرب اسلامک امریکن سربراہی کانفرنس کا نام دیا گیا تھا، اس میں معروف صحافی سلیم صافی کے مطابق داعش اور القاعدہ کی صف میں جہاں ایک طرف حزب اللہ کو کھڑا کر دیا گیا ہے، وہاں دوسری طرف حماس کو اسی پلڑے میں ڈال دیا گیا ہے۔ سلیم صافی نے اپنے ایک کالم میں یہ بھی لکھا ہے ”پہلے خطے میں صرف فلسطین کا بحران تھا، تمام عالم عرب اور ایران اپنے اپنے طریقے سے اسرائیل کے خلاف متحرک تھے، لیکن اب فلسطین سے زیادہ شام اور یمن علاقائی اور عالمی افق پر چھا گئے ہیں۔“ یہ بات نہایت اہم ہے کہ جہاں ایک طرف فلسطین کے صدر محمود عباس جو امریکہ اور اسرائیل کے بہت قریب سمجھے جاتے ہیں، بیت اللحم میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا استقبال کر رہے تھے تو دوسری طرف فلسطینی غزہ کی پٹی اور غرب اردن میں امریکی صدر کے خلاف مظاہرے کر رہے تھے۔ ان کے یہ مظاہرے اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں کہ محمود عباس فلسطینیوں کے جذبات کے نمائندے نہیں ہیں۔

دوسری طرف اسلامی تحریک مزاحمت ”حماس“ نے بھی اپنے آپ کو دہشت گرد قرار دینے کے خلاف ردعمل جاری کیا ہے۔ اس ردعمل میں کہا گیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے حماس پر دہشت گردی کا الزام کوئی نئی بات نہیں، مگر جب فلسطینی تحریک آزادی کو دہشت گردی سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس کا صاف مطلب فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کے لئے جاری مزاحمت کو جرم قرار دینے کی مذموم کوشش کرنا ہے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے حماس پر دہشت گردی کا الزام اس عرب ملک کی سرزمین پر عائد کیا، جو فلسطینیوں کے جائز اور مسلمہ حقوق بالخصوص حق خود ارادیت کا پرزور حامی ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے سعودی عرب کے دارالحکومت میں پچپن مسلمان اور عرب ریاستوں کے سربراہان کے سامنے فلسطینی قوم کی تحریک آزادی کا مذاق اڑایا۔ حماس کو القاعدہ اور داعش جیسے گروپوں کی صف میں شامل کر کے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ عالم اسلام اور عرب ممالک جہاں داعش اور القاعدہ کے خلاف سرگرم عمل رہیں گے، وہیں ان کا ٹارگٹ حماس بھی ہوگی، حالانکہ حماس صرف اور صرف فلسطین کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔

> **اگرچہ یورپی یونین اور امریکہ کا دو ریاستی نظریہ بھی ایک فریب اور منافقت کے سوا کچھ نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ اس نظریئے کو ماننے والے فلسطینیوں کو آج تک کچھ نہیں مل سکا، لیکن ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک معمولی سا پردہ جو چہروں پر پڑا تھا، وہ بھی چاک کر دیا۔ وہ گویا یہ کہہ رہے تھے کہ فلسطین نام کی کسی ریاست کی ضرورت نہیں۔ اب جسے اس علاقے میں رہنا ہے، اسے اسرائیل ہی میں بسنا ہے۔ اسرائیل کے علاوہ اس خطے میں کوئی اور ریاست نہیں ہوگی۔ یہ وہی بات ہے کہ جو صہیونیوں اور قابض ریاست کے ذمہ داروں کے دل کی آواز ہے۔**

البتہ ہمیں نہیں معلوم کہ سعودی عرب کب فلسطینیوں کے جائز اور مسلمہ حقوق بالخصوص آزادی کا پرزور حامی رہا ہے۔ زبانی جمع خرچ کی بات البتہ دوسری ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے ڈاکٹر منظور اعجاز اپنے ایک حالیہ کالم کا اختتام ان الفاظ پر کرتے ہیں۔ ”صدر ٹرمپ کے سعودی عرب کے دورے کے نتیجے میں مسلمانوں میں فرقہ وارانہ صف بندی میں اضافہ ہوگا۔ اگرچہ ریاض میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اعزاز میں اسلامی کانفرنس کی گئی، لیکن اس میں فلسطین اور کشمیر کا ذکر کم ہی آیا۔ البتہ علاقے میں آمریتوں کی بنیادیں مضبوط ہوگئی ہیں۔ صدر ٹرمپ نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ امریکہ کسی ملک کی بھی طرز حکمرانی کے بارے میں کوئی لیکچر نہیں دے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ آمروں کی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے بارے میں خاموش رہے گا۔ مشرق وسطیٰ کے حکمران امریکہ سے اسی طرح کے رویے کی تمنا کرتے ہیں۔“

How Nawaz Sharif was royally humiliated at *Riyadh Summit* by Donald Trump & King Salman

> *Pakistan's Prime Minister Sharif couldn't have achieved anything more than what he did in Saudi Arabia.While Pakistan continues to claim that it is fighting a war against terrorism on its own territory*

It seems Pakistan has started to pay the price of its duplicity on terrorism. While the country continues to claim that it is fighting a war against terrorism on its own territory, it never stops sending its state-sponsored terrorists to India as part of its proxy war against New Delhi. Not only this, Pakistan never acknowledges the presence of terrorists on its land and, moreover, openly provides state-security to internationally-infamous terrorists like Lashkar-e-Toiba chief Hafiz Saeed.

With its diplomatic efforts, India has been successful in exposing Pakistan on all possible platforms of the world as a terror-state and there were also talks in the US last year to declare Pakistan a state-sponsor of terrorism. Despite global rebuke, Pakistani diplomats and government continue to assert that India's efforts have not dent Pakistan's image. On Sunday, however, Islamabad got a taste of reality when Pakistan Prime Minister Nawaz Sharif was not allowed to speak at the anti-terror summit in Riyadh, which was attended by US President Donald Trump and the king of Saudi Arabia.

According to a report by Pakistan-based 'The Nation', Sharif was not allowed to speak at the event, even as leaders of some small countries put forward their views on terrorism. "The popular sentiment among the majority of Pakistani media delegation was that of a total humiliation of the sole Muslim nuclear power because not only there was no mention of Islamabad's role against global terrorism but also the prime minister of the 'frontline state' was denied the opportunity to put forth its point of view." the report said.

It added that even the representatives of some "minion states" were allowed to speak. The article noted that these small countries have not even "tasted a shred of the kind of carnage faced by Pakistan, which however has turned the tide on terror in an unprecedented episode of courage, commitment, and sacrifice that no other participant of the 35-state summit could even think of offering for world peace."

During his speech, President Trump talked about how terrorism has affected countries like the US, India, Russia, China etc. The fact that Trump skipped Pakistan while mentioning the names of countries hit by terrorism, however, didn't go down well with the Pakistan media. "The mention of India among the list of terror victims was more pinching as it comes at a time Islamabad," it said.

Screenshot of the report on 'The Nation' website on May 22, 2017.

The Nation NEWS OPINION MULTIMEDIA EDITOR'S PICKS

Frontline state mortified at anti-terror summit

N

Pakistan had recently received another global humiliation at the International Court of Justice, when the world court stayed the death sentence awarded to an Indian national, Kulbhushan Jadhav, by a Pakistani military court. Pakistan has fraudulently arrested Jadhav on spying charges, after he was kidnapped from Iran, and awarded him death sentence. The case is still on at the ICJ.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Asst.Editor:M.Afzal Bhat;
R.N.I No:JKBIL/2015/63427; Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir 190001 (J&K)
Printed at:Kashmir Images Printing and Publishing House Srinagar.
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com;Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication Srinagar

Weekly WILAYAT TIMES

چھوڑ یورپ کے لئے رقصِ بدن کے خم و پیچ
رُوح کے رقص میں ہے بُوئے للٰی

Leave the movement of body dance for Europe. In the Dance of soul, there is real smell of Allah

Vol:03 | Issue:12 | Pages:08 | 5th June to 11th June 2017 | Rs.5/-

I think Islam hates us

Donald Trump's comments about Islam and Muslims?

US President Trump in Saudi Arabia last weekend met with Arab leaders, visited the birthplace of Islam and give a speech about religious tolerance with the participation of Al Saud regime and many Muslim goverments.But it's unclear if a two-day visit is enough to overshadow his past statements about Islam and its faithful, with his rhetoric becoming more virulent as he campaigned for president.

Here's a look back at some of the comments that he has made:

Sept. 17, 2015: At a campaign town hall in New Hampshire, a man in the audience shouted out: "We have a problem in this country; it's called Muslims. We know our current president is one." The man mentioned Muslim "training camps" and asked: "When can we get rid of them?" Trump responded: "We're going to be looking at a lot of different things. You know, a lot of people are saying that, and a lot of people are saying that bad things are happening out there. We're going to be looking at that and plenty of other things."

Sept. 20, 2015: On NBC News, Trump was asked if he would be comfortable with a Muslim as president; he responded: "I can say that, you know, it's something that at some point could happen. We will see. I mean, you know, it's something that could happen. Would I be comfortable? I don't know if we have to address it right now, but I think it is certainly something that could happen."

Sept. 30, 2015: At a New Hampshire rally, Trump pledged to kick all Syrian refugees — most of whom are Muslim — out of the country, as they might be a secret army. "They could be ISIS, I don't know. This could be one of the great tactical ploys of all time. A 200,000-man army, maybe," he said. In an interview that aired later, Trump said: "This could make the Trojan horse look like peanuts."

[Inside Donald Trump's strategic decision to target Muslims]

Oct. 21, 2015: On Fox Business, Trump says he would "certainly look at" the idea of closing mosques in the United States.

Nov. 16, 2015: Following a series of terrorist attacks in Paris, Trump said on MSNBC that he would "strongly consider" closing mosques. "I would hate to do it, but it's something that you're going to have to strongly consider because some of the ideas and some of the hatred — the absolute hatred — is coming from these areas," he said.

Nov. 30, 2015: On MSNBC, a reporter asked Trump if he thinks Islam is an inherently peaceful religion that's been perverted by a small percentage of followers or if it is an inherently violent religion. Trump responded: "Well, all I can say … there's something going on. You know, there's something definitely going on. I don't know that that question can be answered." He also said: "We are not loved by many Muslims."

Dec. 3, 2015: The morning after Syed Rizwan Farook and Tashfeen Malik killed 14 people in San Bernardino, Calif., Trump called into Fox News and said: "The other thing with the terrorists is you have to take out their families, when you get these terrorists, you have to take out their families." (Killing the relatives of suspected terrorists is forbidden by international law.) Later, in a speech to the Republican Jewish Coalition, Trump criticized Obama for not using the phrase "radical Islamic terrorism" and commented: "There's something going on with him that we don't know about."

Dec. 7, 2015: Trump's campaign issued a statement saying: "Donald J. Trump is calling for a total and complete shutdown of Muslims entering the United States until our country's representatives can figure out what is going on." Trump read this statement aloud at a rally in South Carolina.

Dec. 8, 2015: On CNN, Trump quoted a widely debunked poll by an anti-Islam activist organization that claimed that a quarter of the Muslims living in the United States agreed that violence against Americans is justified as part of the global jihad. "We have people out there that want to do great destruction to our country, whether it's 25 percent or 10 percent or 5 percent, it's too much," Trump said.

Dec. 13, 2015: On Fox News, Trump was asked if his ban would apply to a Canadian businessman who is a Muslim. Trump responded: "There's a sickness. They're sick people. There's a sickness going on. There's a group of people that is very sick."

Feb. 3, 2016: Trump criticized Obama for visiting a mosque in Baltimore and said on Fox News: "Maybe he feels comfortable there … There are a lot of places he can go, and he chose a mosque." (It was Obama's first visit to a mosque during his presidency, and it was made in an effort to encourage religious tolerance in light of growing anti-Muslim sentiment.)

March 9, 2016: On CNN, Trump said: "I think Islam hates us. There's something there that — there's a tremendous hatred there. There's a tremendous hatred. We have to get to the bottom of it. There's an unbelievable hatred of us."

March 22, 2016: Soon after three suicide bombings in Brussels tied to a group of French and Belgian Muslims, Trump told Fox Business: "We're having problems with the Muslims, and we're having problems with Muslims coming into the country." Trump called for surveillance of mosques in the United States, saying: "You have to deal with the mosques, whether we like it or not, I mean, you know, these attacks aren't coming out of — they're not done by Swedish people."

On NBC News, Trump added: "This all happened because, frankly, there's no assimilation. They are not assimilating . . . They want to go by sharia law. They want sharia law. They don't want the laws that we have. They want sharia law."

March 6, 2017: Trump issues a new travel ban for citizens from six majority-Muslim countries, which is also challenged in the courts.

May 17, 2017: At a commencement ceremony, Trump previewed his upcoming overseas trip and said: "I'll speak with Muslim leaders and challenge them to fight hatred and extremism and embrace a peaceful future for their faith. And they're looking very much forward to hearing what we, as your representative, we have to say. We have to stop radical Islamic terrorism."